

Al-Mīthāq

(Research Journal of Islamic Theology)

Published by: HIRA *Institute of Social Sciences Research & Development*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 04, October - December 2026, PP 242-250
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article Timeline:	*Received:* 10-10-2026	*Accepted:* 04-11-2026	*Published:* 14-11-2026

Disclaimer:
Responsibility for the accuracy of the stated facts rests solely with the authors. Opinions expressed in *"Al-Mīthāq"* are those of the authors and not necessarily endorsed by either the Editorial board or the Institute.

عصرِ حاضر کی سائنسی ایجادات وانکشافات کے اسلامی عقائد پر اثرات: ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Impact of Contemporary Scientific Inventions and Discoveries on Islamic Beliefs

Dr. Muhammad Tahir Hussain [1] ***Dr. Muhammad Azam*** [2]

Abstract

Scientific inventions and discoveries have significantly transformed human life, communication, education, social interaction, and access to information. These developments have also influenced religious beliefs, intellectual perspectives, moral values, and cultural identities. This study examines the positive and negative effects of scientific advancements on Islamic beliefs, with particular attention to the internet, social media, Facebook, television, and contemporary scientific research. It explores how scientific knowledge can encourage reflection on the natural world and strengthen an individual's awareness of divine creation, while also considering the challenges arising from materialistic thinking, atheistic narratives, misinformation, and the circulation of content that challenges religious beliefs. Social media platforms have made the exchange of religious ideas faster and more accessible, but they have also created opportunities for the spread of misleading information, disrespectful representations of religious personalities, and ideological content that may influence the beliefs of young people. Similarly, television programmers, films, and cartoons can affect cultural preferences, language, moral development, and religious identity, particularly among children. The study also discusses selected scientific developments in relation to Quranic references and emphasizes the importance of examining such relationships through careful interpretation and reliable evidence. The findings indicate that

[1]***Corresponding Author***, *Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Green International University Lahore.* dr.muhammadtahir@giu.edu.pk
[2]*Lecturer, Department of Islamic Studies, Green International University Lahore.* m.azam@giu.edu.pk

scientific inventions are not inherently beneficial or harmful to religious belief; their effects depend largely on how they are understood, communicated, and used. Responsible digital engagement, sound religious education, critical thinking, and ethical awareness are therefore essential for addressing contemporary challenges. The study concludes that scientific progress and religious commitment should be approached through informed reflection, intellectual responsibility, and a balanced understanding of the relationship between scientific knowledge and Islamic teachings.

Keywords

Inventions, Islamic Beliefs, Social Media, Religious Identity, Scientific Discoveries

تمہید

موجودہ دور سائنسی ترقی، جدید ایجادات اور تیز رفتار ذرائع ابلاغ کا دور ہے، جس نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹیلی ویژن اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز نے انسانی روابط، معلومات کے تبادلے، تعلیم، تجارت اور معاشرتی تعلقات کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ ان ایجادات کی بدولت دنیا کے مختلف خطوں میں رہنے والے افراد کے درمیان رابطہ آسان ہو گیا ہے اور علم و معلومات تک رسائی پہلے کے مقابلے میں زیادہ سہل ہو گئی ہے۔ تاہم، سائنسی ترقی کے یہ اثرات محض مادی زندگی تک محدود نہیں بلکہ انسانی فکر، نظریات، اخلاقی اقدار اور مذہبی عقائد پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے کائنات میں غور و فکر، علم کا حصول اور انسانی صلاحیتوں کا مثبت استعمال اہمیت رکھتے ہیں، لیکن ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت، تخلیق اور انسان کی اخلاقی و روحانی ذمہ داریوں کا شعور بھی ضروری ہے۔

سائنسی ایجادات اور انکشافات کے عقائد پر اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کے مثبت اور منفی دونوں پہلو موجود ہیں۔ ایک طرف سائنسی تحقیقات انسان کو کائنات کے نظام، قدرتی مظاہر اور انسانی جسم کی ساخت کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں، جس سے بعض افراد کے مذہبی شعور اور خالقِ حقیقی کی قدرت پر غور و فکر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف، سائنسی معلومات کی نامکمل تفہیم، مادیت پرستی، الحادی نظریات اور مذہبی تعلیمات کے خلاف گمراہ کن مواد کی تشہیر بعض افراد کے اعتقادی تصورات کو متاثر کر سکتی ہے۔ بالخصوص سوشل میڈیا کے ذریعے مذہبی موضوعات پر غیر مستند معلومات، توہین آمیز مواد اور مختلف نظریاتی رجحانات تیزی سے پھیل سکتے ہیں۔ اسی طرح ٹیلی ویژن، فلمیں اور کارٹون بچوں اور نوجوانوں کی زبان، ثقافت، اخلاقی تربیت اور مذہبی شناخت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

زیرِ نظر مقالے کا بنیادی مقصد سائنسی ایجادات و انکشافات کے اسلامی عقائد پر مرتب ہونے والے اثرات کا تجزیاتی جائزہ لینا ہے۔ اس سلسلے میں انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، فیس بک، ٹیلی ویژن اور جدید سائنسی تحقیقات کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کو کس طرح مثبت، ذمہ دارانہ اور اخلاقی انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس تحقیق کی اہمیت اس امر میں مضمر ہے کہ سائنسی ترقی اور مذہبی شعور کے درمیان تعلق کو متوازن انداز میں سمجھا جائے اور نئی نسل میں تنقیدی سوچ، مستند علمی معلومات اور اسلامی اقدار کی بنیاد پر فکری پختگی پیدا کی جائے۔

سائنسی ایجادات اور عقائد پر ان کے اثرات کا جائزہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق میں جمود نہیں رکھا، یہی وجہ ہے کہ انسان زمانے کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اس ضمن میں وہ معاشرے میں اپنی بقاء کو سلامت رکھنے کے لیے نئے نئے پہلوؤں پر غور و فکر کرتا رہتا ہے، یہی

وجہ ہے کہ ہر گزرتے دور میں نئی نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں جنہوں نے انسانی زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ انہی ایجادات نے دنیا کو گلوبل کی شکل میں ڈھال دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ایک کونے میں بیٹھا انسان دوسرے کونے میں بیٹھے انسان سے ایسی ہی مخاطب ہوتا ہے گویا کہ وہ اس کے بالکل سامنے موجود ہو، حالانکہ ان دونوں کے درمیان لاکھوں میل کا فاصلہ موجود ہوتا ہے مگر وہ فاصلہ ان دونوں کے درمیان ایک لمحہ بھی حائل ہوئے بغیر ختم ہو جاتا ہے جب وہ اس فاصلہ کو ختم کرنا چاہیں تو چند سیکنڈز میں ختم کر سکتے ہیں۔ یہ سب انہی ایجادات کا کرشمہ ہے جس نے انسان کو اس قدر قریب کر دیا ہے ورنہ ہزاروں سال پہلے کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر جہاں ان ایجادات نے انسان کو اس قدر آسائشیں مہیا کی ہیں وہی اس نے انسان کے اندر مثبت و منفی دونوں طرح کی تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ بعض تبدیلیاں وہ ہیں کہ انسان ان ایجادات سے متاثر ہو کر اپنے رب کے قریب ہوتا گیا، ان ایجادات کا اصل خالق اسی کو تصور کیا اور ان کی نسبت کو اس کی طرف ہی رکھا۔ یوں وہ ایجادات وانکشافات تو کرتا گیا مگر اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ خالقِ حقیقی کے قریب تر ہوتا گیا جس سے اس کے عقائد پر مثبت انداز میں تبدیلیاں مرتب ہونا شروع ہو گئیں۔ جس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ان ایجادات کی بدولت انسان کو اس کے رب کے قریب کر دیا جائے ان ایجادات پر وہ شکر بجالاتے ہوئے اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔ مگر اس کے برعکس ایک شر کا پہلو بھی موجود رہا کہ انسان نے ان ایجادات کا خالقِ حقیقی اپنی ذات کو گردانا شروع کر دیا۔ وہ اپنے رب کے قریب ہونے کے بجائے اس سے دور ہوتا گیا، اس کے اور اس کے رب کے درمیان فاصلہ کی لکیر میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بات صرف یہاں تک ہی نہ رہی بلکہ انسان نے اپنی ان ایجادات سے دوسرے انسانوں پر بھی گہرے اثرات مرتب کرنا شروع کر دیے۔ ان کے عقائد و نظریات کا رخ موڑنا شروع کر دیا، ان کے عقائد میں منفی تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہو گئیں یوں اس نے ان کا مثبت اثر لینے کی بجائے اس کے شر کے پہلو کو اختیار کر کے اس پر عملدرآمد شروع کر دیا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم ہوا تو اللہ تعالی کے حکم سے آگ نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا، اگرچہ آگ کا کام جلانا ہے انسانی عقل میں یہ سمجھ سے باہر ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قُلْنا يا نارُ كُونِي بَرْداً وَسَلاماً عَلى إِبْراهِيمَ [1]

"(اللہ نے) ہم نے فرمایا: اے آگ! تو ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔"

عصر حاضر میں سائنسی ایجادات مثلاً مخصوص پینٹس، ایس بس ٹاس، فائر پروف لباس نے اس واقع کو عملاً ثابت کر دیا ہے۔ جن کے استعمال کے ذریعے آگ کے اثرات سے بچا جا سکا ہے۔ سائنس نے انکشاف کیا کہ اگر آگ سے آکسیجن کو خارج کر دیا جائے تو وہ فوراً بجھ جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ذریعے آگ کو ٹھنڈا کر دیا ہو یا ان کے جسم میں ایسی تبدیلی کر دی گئی ہو جس کے ذریعے ان پر آگ اثر نہ ہو سکے۔ یہ معجزہ آگ سے تحفظ کے فطری قوانین تک رسائی کے لیے اہم مورخ ثابت ہوا ہے، اور قران کریم نے اس معجزہ کے ذکر کے ساتھ ساتھ دوسرے مقام پر کسی قسم کے لباس کی پیش گوئی کر کے سائنسی تحقیق کے لیے مہمیز کا کام دیا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ۔[2]

"اور تمہارے لیے ایسے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔"

سائنس نے اپنی ایجادات کے ذریعے قران کریم کے اس معجزہ کے بارے میں عقائد کو تقویت بخشی ہے جس سے عصر حاضر کے سائنسی دور میں ان کے مزاج کے مطابق جواب مل گیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی معجزانہ ولادت جو بغیر باپ کے ہوئی انسانی عقل اس کو سمجھنے کی حد تک قاصر ہے، سائنسی انکشافات نے اس معجزہ سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت آدم کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اللہ

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ[3]

بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اس کو مٹی سے بنایا پھر اس سے فرمایا ہو جا سو وہ ہو گیا۔

آج جدید سائنس مرد کی کسی بھی نوعیت کی وساطت کے بغیر کنواری لڑکیوں کے بطن سے بچے پیدا کرنے کے کامیاب تجربات کر رہی ہے اور جدید انکشافات بتلا رہے ہیں کہ ولادت کی دیگر صورتوں کا بھی وجود میں آنا ممکن ہے۔ حشرات الارض میں تو یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ بہت سے جاندار نر کی جانب سے بار آوری کے بغیر ہی پیدا ہوتے ہیں اور غیر جنسی تولید کے ذریعے افزائش نسل کرتے ہیں۔ بھڑوں میں بھی یہ صورت ہے جس میں نسل نر کے توسط کے بغیر صرف مادہ ہی سے چلتی ہے۔[4]

سائنسی ایجادات کے جہاں مثبت اثرات ہیں وہاں کچھ منفی اثرات بھی پائے جاتے ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ عقائد و نظریات کا چیلنج کرتے ہیں۔

انٹرنیٹ

انٹرنیٹ نے عصرِ حاضر میں انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے، دنوں میں ہونے والے کاموں کو گھنٹوں اور چند لمحوں میں کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، ایک دوسرے کو پیغام رسانی کے کام کو آسان تر کر دیا ہے۔ آج اسی سائنسی ایجادات کی بدولت آن لائن تجارت، حالات و واقعات کی آگاہی، علاج و معالجہ، تفریح کا ذریعہ، جغرافیائی معلومات، اور لاتعداد فوائد حاصل ہیں۔ ان فوائد کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی پر منفی اثرات بھی دیکھنے کو ملے ہیں، سوشل میڈیا ایک سائنسی ایجاد ہے جس کے منفی اثرات وباء کی طرح پھیل رہے ہیں۔

سوشل میڈیا

عصر حاضر میں دیکھا جائے تو انسانی زندگی مذہبی، سماجی، سیاسی و تجارتی شعبہ جات میں سوشل میڈیا کا اہم کردار ہے جس سے متاثر ہو کر انسان اپنی تہذیب روایات اور نظریات تیزی کے ساتھ تبدیل کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ آئے دن معاشرے پر اس کے واضح اثرات نظر آرہے ہیں جن میں مثبت و منفی پہلو پائے جاتے ہیں۔ انہی سوشل میڈیا کے ذریعے مذہبی عقائد، نظریات، ثقافت اور روایات ایک انسان سے دوسرے انسان تک اور ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے تک تیزی کے ساتھ منتقل ہو رہے ہیں۔ ماہرین سوشل میڈیا کی تعریف بیان کرتے ہیں:

> "Social media refers to the means of interactions among people in which they create, share and exchange information and ideas in virtual communities and networks. [5]
>
> "سوشل میڈیا ان ذرائع پر مشتمل ہے جو لوگوں سے روابط رکھنے میں مدد دیتا ہے جس میں لوگ مختلف نیٹ ورکس کے ذریعے معلومات کو تخلیق و شیئر کر کے آپس میں تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔"

آکسفورڈ ڈکشنری میں سوشل میڈیا کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا سے مراد ایسی ویب سائٹس اور ایپلیکیشنز ہیں جو صارفین کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ کسی بھی قسم کا مواد بذات خود تخلیق کر سکیں یا کسی دوسرے کے بنائے مواد کو استعمال کر سکیں یا اس مواد کی بدولت دوسرے افراد سے رابطہ کر سکیں۔[6]

سوشل میڈیا کی اقسام

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے مابین جنگ کا دور دورہ ہے جس کی وجہ سے لاتعداد ایپلیکیشنز موجود ہیں جن میں فیس بک،

انسٹاگرام، ایکس، ٹک ٹاک، یوٹیوب، واٹس ایپ، لنکڈان وغیرہ اہم ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار سوشل میڈیا ایپ موجود ہیں جنہوں نے معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔

فیس بک (Facebook)

فیس بک دراصل ایک سماجی ایپلیکیشن ہے جس کا مقصد انسانوں کو تفریح فراہم کرنا اور ایک دوسرے سے رابطہ رکھنے کے لئے استعمال کرنا ہے جیسے جیسے فیس بک کی شہرت اور استعمال بڑھتا گیا فیس بک نے مزید سوشل میڈیا کی ایپلیکیشن کو خرید کر اس سوشل میڈیا کے دائرکار کو بڑھادیا۔ فیس بک کی بنیاد 2004ء میں مارک یوکربیرگ، ایڈریان چافرج، چرس ہیوگنز، اور ڈسٹین موسکووٴ نی نے رکھی تھی۔[7] فیس بک کے مقاصد کو دیکھا جائے تو مختلف ذرائع معلوم کرنے کے بعد درج ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

- لوگوں کو جوڑنا اور معاشرتی تعلقات مضبوط کرنا۔
- معلومات، تصاویر، اور ویڈیوز کا مشترکہ کرنا اور حاصل کرنا۔
- ایک دوسرے کے ساتھ چیٹ اور میسنجر کے ذریعے مواصلات ممکن بناتا ہے۔
- مقامی اور عالمی خبروں کو حاصل کرنا اور شیئر کرنا۔[8]

فیس بک کا بنیادی مقصد تفریح فراہم کرنا ہے، لفظ "تفریح" دراصل عربی زبان میں لفظ "فرح" سے ماخذ ہے جس کے معنی خوشی، ہنسی مذاق اور سکون واطمینان کے ہیں۔ کتاب التعریفات میں فرح کی معنی کچھ یوں بیان کئے گئے ہیں:

"الفرح : لذة في القلب بنيل المشتهى" [9]

"فرح اپنی پسندیدہ چیز کو پالینے پر دل کو حاصل ہونے والی لذت کو کہا جاتا ہے۔"

"الفرح انشراح الصدر بلذة عاجلة،وأكثر ما يكون ذلك في اللذات البدنية"[10]

"الفرح کے معنی کسی فوری یا دینوی لذت پر ان شراح صدر کے ہیں اور اس کا اطلاق بدنی لذتوں پر خوش ہونے کے معنی میں آتا ہے۔"

قرآن پاک میں فرح کا معنی "خوشی" اور "فرحت" ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۔[11]

"آپ کہئے (یہ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے سبب سے ہے، سو اس کی وجہ سے مسلمان خوشی منائیں۔"

فَرِحِينَ بِما آتاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ۔[12]

"اللہ نے اپنے فضل سے جو انھیں عطا فرمایا ہے وہ اس پر خوش ہیں۔"

دین اسلام نے ہر قسم کی تفریح کی مذمت کی ہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے، عصر حاضر میں سوشل میڈیا کی تفریح کا زیادہ تر حصہ طنز کرنا، الزام تراشی، جھوٹ پھیلانے اور سازش وغیرہ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ عصر حاضر میں مثبت استعمال کے ساتھ ساتھ کچھ منفی استعمال بھی شامل ہو گئے ہیں جن سے براہ راست مذہب کو نقصان پہنچ رہا ہے جدید دور میں الحاد جیسے پروپگینڈے نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال کر رہے ہیں۔

دین اسلام پر مذاق اڑانا سوشل میڈیا پر آسان ہو گیا ہے اس لیے سوشل میڈیا استعمال کرنے والے ملحدین صرف ازادی اظہار رائے کے نام پر خدا، رسول، صحابہ، قرآن اور اسلامی تعلیمات کو تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں۔ سید امجد حسین جو فیس بک پر الحاد کا چیمپین تصور کیا جاتا ہے وہ فیس بک پر خدا سے گوگل تک کے عنوان سے لکھتا ہے:

"آخر کار مجھے ایک ایسا خدا مل گیا ہے جسے میں خرافات جھوٹے انبیاء جنگوں اور قتل وغارت کے بغیر علمی طور پر

ثابت کر سکتا ہوں ایک ایسا خدا جس تک صرف عقل کے ذریعے ہی رسائی حاصل کی جا سکتی ہے اس خدا کا منطق اور علم سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس خدا کے وجود کے دلائل انسان کے تخلیق کردہ تمام خداؤں سے زیادہ ہیں جنہیں انسان اپنی جہالت کی وجہ سے پوجتا رہا اس خدا کی طرف ہم روز رجوع کرتے ہیں اور اس سے عجیب و غریب چیزیں مانگتے ہیں مگر اکثر لوگ اس خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں یہ رنگ برنگا خدا فوری جواب دیتا ہے اور کسی عربی اور عجمی یا کالے اور سفید میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا یہ خدا گوگل سبحانہ وتعالی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ گوگل کے سوا کوئی خدا نہیں اور انٹرنیٹ اس کا بندہ اور رسول ہے"[13]

انسان کے فکری نظریات پر اثرات

سائنسی ایجادات نے انسان کے فکری واعتقادی نظریات پر بھی کاری ضرب لگائی ہے۔ سائنس نے کہا کہ انسان کے اندر سے جرم کا مادہ ہی نکالا لیا جائے یعنی مجرم کا جرم کرنا گناہ کی بجائے نیک عمل لگے۔ سائنس میں اس کو جرم (جینز) تھراپی کہا جاتا ہے۔

"The MAOA gene located in the X chromosome mainly codes for the enzyme monoamine oxidase A, an important enzyme that controls the amount of dopamine and serotonin in the brain. The MAOA gene is also known as the warrior gene since mutations or abnormal versions in the gene often results in aggressive behavior. Deficiencies in MAO-A activity have been identified to correlate positively with aggressive behaviour and other behavioural changes, but it is also found to be influenced by environmental factors" [14]

"سائنس کے مطابق انسانی جرم جس کو مونو امائین اوکسیڈیز اے کہا جاتا ہے۔ جو کہ انسانی دماغ میں موجود انزائم ڈوپامائن اور سیروٹونن کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے۔ جرم مونو امائین اوکسیڈیز اے جنگجو جرم کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ اس جرم (جینز) کو نکال لیا جائے تو انسان میں جرم کا مادہ ختم کیا جا سکتا ہے۔ یعنی غلط اور صحیح ، حلال و حرام کی تمیز کو ختم کر دیا جائے۔ جرم کرنے والے کے نزدیک جرم کرنا بھی درست عمل جانا جائے۔"

سائنس نے جب زلزلہ آنے کی وجوہات کو انکشاف کیا تو اس نے اسلامی عقیدے کو براہ راست اپنا نشانہ بنایا، ڈاکٹر حافظ میں زبیر سائنسی علم اور سائنٹفک میتھڈ کی حقیقت کی وضاحت کرتے ہیں:

"اگر مومن یہ سنتا ہے کہ جب زنا کی کثرت ہوتی ہے تو زلزلے کثرت سے آتے ہیں تو یہ ہوادث عالم (زلزلے آنے) کی حقیقت کا یہ ادراک اس میں برے اعمال سے توبہ اور اصلاح احوال کی فکر کرنے کے جذبات پیدا کرتا ہے، مگر سائنس کے نزدیک یہ بات کی مہمل اور بے معنی ہے کیونکہ یہ اس تصور حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتی، چنانچہ ایک ایسا شخص کہ جس کی عقل وخرد پر سائنس کے تصور حقیقت کی گرد پڑ گئی ہو، اس واقعے کی معروضیت کی نظر سے دیکھ کر یہ کہے گا کہ زلزلہ زمین کے اندر چند جغرافیائی نوعیت کی تبدیلیوں کی وجہ سے آتا ہے اس نقطہ نظر کی کوئی ٹھوس دلیل نہیں ہے یہ صرف سائنس کا ایمان، عقیدہ اور مفروضہ ہے کہ زمین میں ہلچل رکابیوں کے ہلنے سے پیدا ہوتی ہے۔"[15]

قیامت کے دن اعضاء کا بولنا

اللہ تعالی نے چودہ سو سال پہلے ہی حکم فرما دیا تھا کہ قیامت کے دن انسان کے منہ کو بولنے کی اجازت نہیں ہو گی بلکہ انسانی

اعضاء ہی گواہی دیں گے۔ عصر حاضر کی سائنسی تحقیق نے جب اس کی حقیقت کو جانا تھا عقل دنگ ہی رہ گئی۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلى أَفْواهِهِمْ وَتُكَلِّمُنا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِما كانُوا يَكْسِبُونَ۔[16]

"ہم آج ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پائوں ان کاموں کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے۔"

عن يسيرة قالت : قال لنا رسول الله ﷺ :عليكن بالتسبيح والتهليل والتقديس واعقدن بالأنامل فإنهن مسئولات مستنطقات ولاتغفلن فتنسين الرحمة۔[17]

"حضرت یسیر ہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم تسبیح (سبحان اللہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تقدیس (سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس) پڑھنے کو لازم کر لو اور پوروں (انگلیوں کے سروں) سے ان کا شمار کیا کرو، کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان سے کلام طلب کیا جائے گا، اور تم (ان کو پڑھنے سے) غافل نہ ہو اور اللہ کی رحمت کو بھول نہ جانا۔"

ٹیلی ویژن کے اثرات

میڈیا اس وقت بھارتی کلچر کو فروغ دینے میں لگا ہوا ہے ٹاک شوز، ڈرامہ، فلموں اور تفریح کے دیگر پروگراموں میں بھی ہماری ثقافت نظر نہیں آتی۔ مختلف چینلز پر غیر ملکی ڈرامے اور فلمیں پیش کی جاتی ہیں جو کہ نہ صرف ان کے رسم ورواج کو پروان چڑھا رہے ہیں بلکہ ان کے ذریعے مذہبی رسومات کو بھی بڑے ہی موثر انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ خاص طور پر جو انڈین ڈرامے فلمیں اور کارٹون دکھاتے ہیں ان پروگراموں کو بڑے پُرکشش انداز میں رسم ورواج سے بھرپور پیش کیا جاتا ہے اسی بنا پر لوگ ان کی جانب راغب ہوتے ہیں۔ آج چھوٹا بڑا ان پروگراموں کا گرویدہ ہے اور مسلسل دن رات انہی پروگراموں کو دیکھتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ اسی زبان کا بھی استعمال کرتے ہیں جو ان پروگراموں میں بولی جاتی ہے اور اسی انداز بیاں کو بھی اپناتے ہیں۔ محمد زاہر سعید لکھتے ہیں:

"بھارت نے اپنی فلموں اور بعد ازیں ڈراموں کی مدد سے ہمارا معاشرے کا چلن ہی بدل کر رکھ دیا ہے، اردو میں فارسی اور عربی کے الفاظ نئی نسل کو سمجھ نہیں آتے بلکہ اندھی الفاظ ان کی جگہ لے چکے ہیں"[18]

بچے جو قوم کا اثاثہ اور کسی بھی قوم کا آنے والا کل ہوتے ہیں اور وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کے دامن میں جسمانی ونفسیاتی اور روحانی اعتبار سے صحت مند قوم ہو۔

"عصری ذرائع ابلاغ بچوں کو ایسے مشاغل میں مصروف رکھتے ہیں کہ وہ نہ صرف جسمانی اعتبار سے سست، مایوس اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں بلکہ تشدد اور فحاشی کے مناظر ان پر ظاہر یلے اثرات مرتب کرتے ہیں، تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ ٹی وی پر دکھائے جانے والے تشدد اور جرائم معاشرے کے بچوں میں بڑھتی ہوئی سنگ دلی اور بے ادبی میں واضح تعلق موجود ہے"[19]

اب تو کارٹون بھی مذہبی عقائد کی ترویج کے لیے استعمال ہونے لگے ہیں، غیر مسلم ممالک اپنی مذہبی کتابوں میں موجود سوچ اور مواد کو کارٹون کی شکل میں پیش کر رہے ہیں جن کی وجہ سے مسلمان بچوں کی سوچ وفکر کو غیر محسوس انداز میں غیر مذہبوں کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ مسلمان بچے ان طلسماتی کرداروں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور کچی عمر میں کسی غیر مذہب کی شخصیت سے اس طرح متاثر ہونا انتہائی خطرناک ہے۔

مفتی محمد شہزاد نے انتہائی اہم موضوع کی طرف توجہ دیلانے کی کوشش کی ہے جو نئی نسل میں وباء عام ہوتا جا رہا ہے اس کی طرف توجہ دینا لازمی ہے ورنہ پانی سر سے گزر جائے گا اور بعد میں اس کے خطرناک اثرات دیکھنے کو ملیں گے، اس وقت سے پہلے نمٹنے

کی ضرورت ہے۔

> "ہم اپنے بچوں کو نا دانستہ غیر محسوس انداز میں غیر مذہب کے تعلیمات سے روشناس کروا رہے ہیں ایسے کارٹون جو مذہبی کرداروں میں ڈھلے نظر آتے ہیں، جن میں چھوٹا بھیم، مہابھارت، جو ہندوؤں کی ایک مقدس کتاب میں ایک بہادر شخص کے طور سے ہے اس کے ساتھ ہی کرشنا کارٹون اور اس کے علاوہ ہنومان بندر اور سور کی شکل کا کارٹون یہ سب وہ محرمات ہیں جن کا ہم تذکرہ بھی کرنا پسند نہیں کریں گے لیکن کارٹون کی صورت میں ہمارے بچوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔"[20]

نتائجِ تحقیق

زیرِ مطالعہ موضوع کے تجزیے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ سائنسی ایجادات وانکشافات نے انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ مذہبی فکر، عقائد اور نظریات پر بھی نمایاں اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان اثرات کی نوعیت یکساں نہیں بلکہ ان کا انحصار ٹیکنالوجی کے استعمال، سائنسی معلومات کی تفہیم اور فرد کے فکری واخلاقی رجحانات پر ہوتا ہے۔ تحقیق کے اہم نتائج درج ذیل ہیں:

- سائنسی ترقی اور مذہبی شعور کا تعلق: سائنسی تحقیقات انسان کو کائنات، قدرتی مظاہر اور انسانی جسم کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔ ان معلومات پر غور و فکر بعض افراد کے اندر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تخلیق کے بارے میں شعور پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ تاہم، سائنسی دریافت اور کسی مذہبی عقیدے کے درمیان تعلق قائم کرنے کے لیے معتبر شواہد، درست تشریح اور علمی احتیاط ضروری ہے۔
- انٹرنیٹ اور معلومات تک رسائی: انٹرنیٹ نے مذہبی تعلیمات، علمی مباحث اور دینی معلومات تک رسائی کو آسان بنایا ہے۔ اس کے ذریعے قرآن، حدیث اور اسلامی علوم سے متعلق مواد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود غیر مستند معلومات، غلط تشریحات اور گمراہ کن نظریات کی موجودگی ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس لیے انٹرنیٹ سے حاصل ہونے والی مذہبی معلومات کی مستند علمی ذرائع سے تصدیق ضروری ہے۔
- سوشل میڈیا کے مثبت و منفی اثرات: سوشل میڈیا مذہبی تعلیم، دعوت، علمی مکالمے اور مختلف معاشروں کے درمیان رابطے کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ دوسری جانب، یہی پلیٹ فارم الحادی نظریات، مذہبی شخصیات کی توہین، غلط معلومات اور اشتعال انگیز مواد کی تشہیر کے لیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کا اثر صرف اس کی موجودگی سے متعین نہیں ہوتا بلکہ اس کے استعمال کے طریقے، مواد کے معیار اور صارف کی فکری صلاحیت بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- فکری و اعتقادی نظریات میں تبدیلی: جدید سائنسی نظریات انسانی رویوں، اخلاقی تصورات اور مذہبی تعبیرات کے بارے میں نئے سوالات پیدا کرتے ہیں۔ جینیاتی تحقیق، انسانی رویوں کے حیاتیاتی عوامل اور قدرتی مظاہر کی سائنسی وضاحت بعض مذہبی و اخلاقی مباحث کو متاثر کر سکتی ہے۔ تاہم، کسی انسانی رویے کی سائنسی توجیہ خود بخود اخلاقی ذمہ داری یا درست و غلط کے اصولوں کو ختم نہیں کرتی۔ سائنسی شواہد اور اخلاقی و مذہبی استدلال کے دائرۂ کار میں فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔
- ٹیلی ویژن، ثقافت اور نئی نسل: ٹیلی ویژن، فلموں، ڈراموں اور کارٹونوں کے ذریعے مختلف ثقافتوں، زبانوں اور نظریات کی منتقلی تیز ہو گئی ہے۔ ان ذرائع ابلاغ کا مسلسل استعمال بچوں اور نوجوانوں کے رجحانات، طرزِ فکر اور ثقافتی ترجیحات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اسی لیے والدین، اساتذہ اور تربیتی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے میڈیا استعمال کی نگرانی کریں

اور ان میں مذہبی شعور، اخلاقی اقدار اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیں۔

- قرآنی تعلیمات اور سائنسی انکشافات: قرآن مجید میں قدرتی مظاہر، تخلیق اور انسانی زندگی سے متعلق متعدد امور پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ آگ سے حفاظت، انسانی تخلیق اور قیامت کے دن اعضاء کی گواہی جیسے موضوعات سائنسی اور مذہبی مطالعے کے لیے اہم مباحث فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، قرآنی آیات کو مخصوص سائنسی نظریات سے منطبق کرتے وقت مستند تفسیری اصولوں اور سائنسی شواہد کو سامنے رکھنا چاہیے۔ محض کسی جدید ایجاد کو کسی قرآنی بیان کی قطعی سائنسی تصدیق قرار دینا علمی احتیاط کے منافی ہو سکتا ہے۔
- متوازن استعمال کی ضرورت: تحقیق کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ سائنسی ترقی اور مذہبی وابستگی کو لازماً ایک دوسرے کی ضد تصور نہیں کرنا چاہیے۔ جدید ٹیکنالوجی کا ذمہ دارانہ استعمال، مستند دینی و سائنسی تعلیم، معلومات کی تحقیق و تصدیق اور اخلاقی اصولوں کی پابندی ممکنہ منفی اثرات کو کم کر سکتی ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ سائنسی ایجادات و انکشافات انسانی ترقی کے اہم ذرائع ہیں، لیکن ان کے فکری اور اعتقادی اثرات کو سمجھنے کے لیے علمی بصیرت، مذہبی شعور اور تنقیدی طرزِ فکر ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نئی نسل کی اخلاقی و روحانی تربیت پر توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

References

[1] Al-Qur'ān, 21, 69.
[2] Al-Qur'ān, 16, 81.
[3] Al-Qur'ān, 3, 59.
[4] Maẓhar Baqā, "Sāʾinsī Tajribiyyat kī Rūḥānī Bunyādeṅ," (Karachi: Journal "*al-Sīrah al-ʿĀlamī*" (1999), 97.
[5] YouTube, accessed January 5, 2024, https://www.youtube.com/tuftsu.
[6] Online Oxford Dictionaries, accessed January 5, 2024.
[7] Wikipedia, "Facebook," accessed January 5, 2024, https://en.wikipedia.org/wiki/Facebook.
[8] Wikipedia, Āzād Dāʾirat al-Maʿārif, Urdu, https://ur.m.wikipedia.org/wiki. October 15, 2025.
[9] Al-Jurjānī, ʿAlī ibn Muḥammad ibn ʿAlī, *al-Taʿrīfāt* (Beirut: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, 1405 AH), 1: 213.
[10] Ismāʿīl Ḥaqqī ibn Muṣṭafā, Abū al-Fidāʾ, *Rūḥ al-Bayān* (Beirut: Dār al-Fikr, n.d.), 7: 3.
[11] Al-Qur'ān, 10, 58.
[12] Al-Qur'ān, 3, 170.
[13] Hussain, S. Amjad, "Google," Facebook, July 19, 2023.
[14] Satashree Paul, "The Criminal Behavior of Genes," *Science Repository*, November 19, 2020, https://www.sciencerepository.org/the-criminal-behavior-of-genes.
[15] Ḥāfiẓ, Muḥammad Zubair, *Islamization of Science* (Lahore: Idara al-Fikr al-Islāmī, 2020), 13.
[16] Al-Qur'ān, 36, 65.
[17] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Abū ʿĪsā, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Sunan al-Tirmidhī)* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1395 AH), ḥadīth 3583.
[18] Badr, Muḥammad Zābir Saʿīd, "Kashmīr aur Bhāratī Nafsiyātī Jang," *Roznāmah Nawāʾ-i Waqt*, Lahore, October 8, 2016, 6.
[19] ʿAlavī, Khālid, *Islām kā Muʿāsharatī Niẓām* (Lahore: al-Faiṣal Nāshirān, n.d.), 438.
[20] Muftī, Muḥammad Shahzād, *Kārṭūn Bīnī, Vīḍiyo Gem aur Musalmān Bachche* (Lahore: Raṭīb Publishers, n.d.), 22.